رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہ با در قادیاں بینی دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۹ | مورخہ ۷ - مارچ سنہ ۱۹۲۵ء | جلد ۲۷

علماء اور ہم

اور

ہماری ذمہ داریاں

نمبر ۲

میں نے گذشتہ نمبر میں بتلایا تھا کہ موجودہ علماء اسلام کے سخت دشمن ہیں انہوں نے اسلام کا ایک بھدا اور بدنما چہرہ بنا کر دنیا میں اس کو بدنام کیا ہے۔ انہوں نے اپنے نہایت ناپاک عقاید کی وجہ سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ہندوستان کے باہر ملکوں میں اسلام کے خلاف سخت درجہ کی دشمنی پیدا کر دی ہے یورپ جو کہ اسلام کا ہر رنگ میں دشمن ہے۔ جس کے عقاید اسلام کے عقاید کے بالکل خلاف ہیں وہ توحید کا سخت دشمن ہے جسکے عقاید اسلامی نقطۂ نگاہ سے زمین و آسمان کی ہلاکت کا باعث ہو سکتے ہیں جیسے کہ فرمایا

وقالوا اتخذ الرحمن ولداً لقد جئتم شیئاً ادّاً تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ہدّاً ہ

یورپ اسلام کو محض اس لیئے مٹا دینا چاہتا ہے۔ کہ اسلام نعوذ باللہ ایک بد تہذیبی کا مذہب ہے۔ انہوں نے ان علماء کی تحریروں اور تقریروں سے یہی سمجھا ہے کہ اسلام ایک خونی مذہب ہے جو تلوار کے استعمال سے پھیلایا گیا ہے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو متمدن ملکوں کے لیئے مفید نہیں ہو سکتا۔

اسلام ایسے مرسلوں کا بھی منتظر ہے جو کہ زمین پر آکر قتل و خون کے دریا بہا دیں گے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کہ عورتوں کے حقوق غصب کر جاتا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو کہ لوگوں کے آزاد بچوں اور عورتوں کو پکڑ کر لونڈی غلام بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اندر غیر مذاہب کے لوگوں کی جانیں محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ اسلام دلایل کا مذہب نہیں۔ بلکہ ظلم کا مذہب ہے +

یہ ہیں وہ استنباط جو یورپ نے ان علماء کی تقریروں اور تحریروں سے لیئے ہیں۔ اس لیئے یورپ کیا وہ عیسائی ہے یا وہ دہریہ۔ وہ اسلام کا سخت دشمن ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اسلام ایک ظالمانہ مذہب ہے۔ اس لیئے وہ لوگ ہندوستان اور دیگر ممالک میں جانے والے مشنریوں کو روپیہ دیتے ہیں کہ وہ عیسائیت کی تعلیم ان میں پھیلائیں۔ اسی خیال سے اسلامی ملکوں میں مدرسے اور کالج کھولے جاتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو ایک مصیبت زدہ جاہل قوم خیال کرتے ہیں۔ بہت سے یورپ کے لوگ جن کا کوئی مذہب نہیں بلکہ مذہب کو وہ ایک جہالت کا حصہ تسلیم کرتے ہیں وہ اس لیئے لاکھوں روپیہ یورپ کے عیسائی پادریوں کو دیتے ہیں کہ یہ بنی نوع انسان پر احسان ہوگا۔ کہ ان کو اسلامی عقائد سے رہا کرایا جائے۔

ترکوں پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں یورپ نے ترک کو مٹا دینا چاہا۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ وہ اسلام کو ایک نہایت بُرا مذہب خیال کرتے تھے۔

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ مصر کا ایک دولت مند نوجوان لنڈن میں فرانسیسی بیوی کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس کی بیوی نے لنڈن کے مشہور بیرسٹر سر مارشل ہول کو اپنا وکیل بنایا۔ مارشل ہول کے تمام خطبات جو اس نے عدالت میں دیئے اخبارات اور عدالت کے کاغذات میں محفوظ ہیں۔ اس نے بتلایا کہ یہ علی بک کامل فہمی ایک ایسے مذہب کا آدمی تھا جس میں عورتوں پر سخت ظلم کیا جاتا ہے۔ اس نے ایسے واقعات اسلام کی طرف منسوب کیئے جن سے اسلام بالکل بری تھا۔ اس پر جیوری کی عورت ممبروں سے التجا کی۔ اب تم سوچو اور غور کرو کہ مشرق میں تمہاری جنس پر کس قدر ان لوگوں کے ہاتھ سے ظلم ہو رہا ہے۔ مسلمان کتنی کتنی عورتیں کرتے ہیں۔ مسلم عورتوں پر ظلم کرتے ہیں۔ مسلمان ایسے ہیں ویسے ہیں۔ مشرق کی سب مسلمان عورتیں مظلوم ہیں۔ اس نے اس قسم کی تقریر کی۔ باوجود اس کے کہ جج اس قاتلہ عورت کو سزا دینی چاہتا تھا مگر

خواجہ پریس بٹالہ میں احمد وجودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

جیوری کی عورتوں نے اس کی ایک نہ سُنی اور اس قاتلہ کو بری کر دیا +

پس اسلام کا یہ بھیانک نظارہ جو غیر ملکوں میں گیا۔ اور عیسائی اور دہریہ جو اسلام سے پہلے ہی دُور تھے۔ وہ اسلام کے سخت دشمن ہو گئے۔ اور انہوں نے عزم کر لیا۔ کہ اس مذہب کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا +

پس اگر یہ علماء باقی رہے اور انہوں نے اپنی روشوں میں تبدیلی نہ کی تو ہم یورپ کے تمام ملکوں میں اسلام کو صحیح شکل میں صدیوں میں پیش کر سکیں گے اس لیئے کہ یورپ کے لوگ خیال کرینگے کہ ہم نے اسلام کی اصل شکل کو بدل کر پیش کیا ہے۔ ورنہ اصل اسلام تو وہی ہے جو علماء پیش کر رہے ہیں۔ پس اس طرح سے دنیا کا ایک بڑا حصہ نہ صرف خدا سے دور پڑا رہے گا۔ بلکہ وہ اپنی پوری طاقت کو صرف کر دے گا۔ کہ وہ اسلام کو کھا جائے گا۔

یہی نہیں بلکہ وہ طبقہ جو کہ عوام کا کہلا رہا ہے۔ وہ اپنی بدکاریوں کی وجہ سے جو وہ خیال کرتے ہیں کہ مولوی صاحب بادشاہ صاحب یا پیر صاحب سے ملکر معاف کرالیں گے۔ وہ ایسی بدامنی پیدا کریں گے کہ راست باز لوگوں کو دنیا میں سر چھپانے کی جگہ باقی نہ رہے گی۔ اور اس پر دنیا میں ہر طرف بدکاری کا سمندر موجیں مارتا ہوا نہ صرف دنیا کے امن کو تباہ کر دے گا۔ بلکہ عذاب الٰہی کے لانے کا باعث ہو گا +

میں ایک دفعہ شیخ الاسلام کی مجلس میں تھا۔ اور میرے ساتھ ہندوستان کی ایک اسلامی حکومت کے بہت بڑے عہدہ دار بھی تھے اور میں ہی ان کی طرف سے ترجمانی کا کام کر رہا تھا۔ شیخ الاسلام سے انہوں نے دریافت کیا کہ حضرت یہاں شراب کی اس قدر کثرت ہے جس کی حد نہیں اور یہ اسلامی ملک ہے۔ امریکہ نے شراب بند کر دی۔ ہماری حکومت جو کہ چھوٹی سی حکومت ہے اس نے شراب بند کر دی ہے حتیٰ کہ علاج کے لیئے بھی شراب نہیں ملتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ کی حکومت اس طرف توجہ نہیں کرتی۔ انہوں نے فرمایا ہم نے حکومت کو ایک مذاکرہ لکھا تھا۔ حکومت نے اس کی طرف توجہ بھی کی ہے اور آہستہ آہستہ ہم شراب کو کم کر رہے ہیں +

اس پر میں نے یہ سوال کیا۔ بازاری عورتوں کو اس قدر آزادی ہے۔ اور تمام مسلمان وہاں جاتے ہیں دن بدن ان کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کے لیئے بھی آپ نے کوئی مذاکرہ لکھا ہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہماری حکومت کو پورا استقلال حاصل نہیں اور بہت سے جھگڑے ہیں۔ اٹالیہ سے حدود کا جھگڑا ہے۔ انگلستان سے حقوق کا جھگڑا ہے۔ سوڈان کا مسئلہ ہے نیل کا مسئلہ۔ نہر سویز کا سوال ہے۔ یہ ایسے اہم امور ہیں کہ ابھی حکومت اور طرف توجہ نہیں دے سکتی۔ جب ہم آزاد ہو جائیں گے تو اس کا علاج کر لیں گے +

میں نے دبی زبان سے کہا کہ اس وقت تک مصر کی نصف عورتیں بازاری پیشہ اختیار کر لیں گی۔ یہ وہ جواب تھا جو شیخ الاسلام کے منہ سے اس سوال کے جواب میں نکل رہا تھا کہ مصر میں زناکاری کو کیوں روکا نہیں جاتا +

یہی ایک واقعہ نہیں ہزاروں واقعات اس قوم کی حالت پر شہادت دیتے ہیں۔ ٹرکی کا مصیبت زدہ خلیفہ وحید الدین خان جب بھاگ گیا تو اس پر سب علماء نے کیا فتویٰ دیئے۔ اور متفق طور پر عبد المجید خان کو خلیفہ بنایا گیا۔ ازہر سے تاریں ان کے نام دی گئیں کہ ہم سب آپ کی بیعت میں شریک ہوئے ہیں۔ مگر جب کمالیوں نے انہیں نکال دیا اور ان کا قصر لوٹ لیا۔ اور علماء کو معلوم ہوا کہ مصر کا بادشاہ خلافت کا خواہشمند ہے تو انہوں نے ایک جلسہ کر کے یہ امر شائع کیا کہ عبد المجید خان کی خلافت کسی صورت میں جایز نہ تھی۔ مصر کے اخبارات اس کے شاہد ہیں +

نعمت اللہ خان کا خون جو اس وقت سُرخ رنگ میں ہر ذیشعور کو نظر آ رہا ہے وہ ان علماء کی ادنیٰ مہربانی کا نتیجہ تھا۔ اس سے پیشتر صاحبزادہ عبد اللطیف خان و عبد الرحمن خان بھی ان ہی علماء کا شکار ہوئے تھے +

ان ہی علماء نے حضرت مسیح موعود پر کفر بازی کی۔ ان کے خلاف مقدمے اٹھائے۔ احمدیوں کو دفن نہ ہونے دیا۔ احمدیوں کو پانی سے پیاسا مارا۔ احمدیوں کو مسجدوں میں داخل ہونے پر اس قدر مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ امرتسر میں عطاء اللہ کی حرکات حضرت خلیفۃ المسیح کے لیکچر میں آج تک ہر ذہن میں کندہ ہوں گی۔ ان علماء کے مظالم سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہ واقعات ہیں کہ زید کی بیوی بکر کو ظلم سے دیدی۔ زید خود اور اس کے بچے روتے پھرتے ہیں۔ مگر ان کو رحم نہ آیا۔ ان واقعات کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مسجدوں کے اندر بیٹھ کر اغلام اور جلق کے ناپاک واقعات ان ہی لوگوں سے سرزد ہوتے ہیں۔ یہ واقعات ہیں کہ مکہ میں رہ کر عرب کہلا کر عرفات کی پہاڑیوں کے اردگرد زنا کے مرتکب ہوتے +

یہ واقعات ہیں کہ ازہر میں تعلیم حاصل کرنے والے جن محلوں میں رہتے ہیں وہاں ان کے واقعات سے لوگ آئے دن شور مچاتے۔ بلکہ کبھی کبھی ازہر کی مسجد کے اندر اغلام کے واقعات پکڑے جاتے۔ یہ واقعات ہیں کہ علماء تھوڑے تھوڑے پیسوں پر دین بیچ دینے کے لیئے تیار رہتے ہیں۔ پس اگر یہ فرقہ دنیا کے اندر اپنی اصلی حالت پر رہا تو دنیا فسق و فجور سے بھر جائے گی۔ اسلام کے خلاف دنیا کی تمام غیر قومیں پوری طاقت سے کھڑی ہو گئیں۔ اسلام فرقہ بندیوں میں تقسیم ہو کر مٹ جائے گا۔ (خدا نہ کرے) اس لیئے میں زور سے کہتا ہوں کہ یہ لوگ اسلام کے لیئے ایک مصیبت ہیں۔ ہمکو پورے زور سے کھڑا ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ان کا مقابلہ کر کے ان کے بندھنوں سے دنیا کو نجات دلائیں۔ نہیں نہیں بلکہ اسلام کو ان کے آہنی پنجہ سے چھوڑائیں۔ تب ہمارا کام کئی حصوں میں منقسم ہو جائے گا +

وہ لوگ جو کہ ان کے اثرات کے نیچے اسلام کو چھوڑ رہے ہیں ان کو نکالا جائے۔ ان کے تمام اسلامی لٹریچر پھیلایا جائے اور ان کو بتلایا جائے کہ اسلام وہ نہیں جو یہ لفس کے بندے کہتے ہیں۔ بلکہ اسلام اس تعلق کا نام ہے جو خدا اور بندے کے درمیان عشق و محبت کا قائم ہو جاتا ہے +

عبادتیں جنت کے لیئے نہیں بلکہ خدا کے پانے کے لیئے ہیں الغرض وہ طبقہ جو کہ ان علماء کے زہر سے مسموم ہو چکا اسکو صحیح علم کی روشنی میں اسلام سکھایا جائے۔ ان کو خود اسلام کے عالم بنایا جائے تاکہ وہ دین کے لیئے پھر کسی کے محتاج نہ ہوں۔ بلکہ وہ خود دین کو سمجھتے ہوں۔

علماء کی جبکہ یہ طاقت ٹوٹ جائے گی تب ان کو اسلام کے صحیح چہرے کے دیکھنے کی خواہش پیدا ہو گی۔ اس لیئے کہ وہ تیز نشہ اس وقت اتر جائے گا۔ میرے کانوں میں ایک مولوی کے الفاظ گونج رہے ہیں جو اس نے ہماری مسجد اقصیٰ میں کہے تھے۔ غیر احمدیوں کے جلسہ پر بہت سے علماء آئے ہوئے تھے۔ ان کے جواب میں ہمارے ہاں مسجد میں جلسہ ہوا جس میں عربی میں لیکچر ہوئے۔ تو وہ مولوی صاحب میرے والد صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے میرے والد صاحب سے کہا کہ بات یہ ہے کہ جس شخص نے لوگوں سے اپنے ہاتھوں کو چھوایا ہوا ور جس کے لیئے لوگ دور دور سے تحفے لے کر آئیں اس کو کوئی بات ماننی بڑی مشکل ہوتی ہے اور اس پر انہوں نے قصہ سنایا۔ کہ ان کے لیئے دو مرغ فلاں جگہ سے اور ایک فلاں جگہ سے آئے تھے۔ اور اس طرح دور دور سے لوگ ان کے لیئے آئے تھے۔ تو میرے والد صاحب نے کہا کہ آپ نے سچ کہا کہ آپ لوگوں کو [illegible] سے ماننا مشکل ہے پس وہ لوگ اس طرح سے پیٹ [illegible] ہوئے ہیں اور اسی کے بھرنے کے لیئے اپنی زندگیاں خرچ کر دیتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ سو ہم کو ایک طرف اپنے نفسوں کی اصلاح کا کام کرنا ہے۔ دوسری طرف اسلام کے اندرونی دشمنوں کے مقابلہ کے لیئے پوری سعی کی ضرورت ہے۔

پھر علماء کے بعد دوسرا درجہ عوام الناس کا ہے۔ عوام سے میری مراد دھوبی موچی نہیں۔ بلکہ میری مراد ان لوگوں سے ہے جو کہ دین میں کوئی خاص امتیاز نہیں رکھتے بلکہ وہ صرف پیروی کرنی جانتے ہیں۔

اسلام کے یہ نادان دشمن بھی کئی حصوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔ جن میں موٹی تقسیم امرا اور متوسطین اور غربا کی ہیں۔

امراء کے نزدیک اسلام صرف اس امر کا نام ہے کہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوں۔ اسلامی طرز پر شادی ہو۔ اسلامی نام ہوں۔ کبھی عید پڑھ لی۔ ورنہ عید کے دن کی خوشی میں شریک ہو گئے +

ان لوگوں کے نزدیک اسلام کوئی اپنا وجود نہیں رکھتا اور ان کو ہر ایک چیز مباح ہے۔ ایک بہت بڑے امیر کی نسبت میں نے سنا کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اسلام میں چار سے بھی زیادہ شادیاں جایز ہیں تو انہوں نے کہا۔ کہ ہاں۔ اور اس کے ساتھ ایک ایسے مسلمان سے جو اپنے دل میں اسلام کا درد رکھتا تھا پوچھا کہ کیوں صاحب ایسا ہی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ان کی تصدیق کرے گا۔ مگر اس نے انکار کر دیا۔ تو اس کو اس بڑی مجلس میں یہ کہکر ذلیل کر دیا۔ کہ تم تو ایک جاہل آدمی ہو۔ تم اسلام کو کیا جانو۔

پس ایک طرف اسلام کو وہ جانتے نہیں۔ دوسری طرف علماء ان کی حسب منشاء فتوے دیتے ہیں۔ تیسرے وہ

سخت تکبر کی وجہ سے کسی راستباز کی بات سننے کے لیئے تیار نہیں۔ ان کے نفس سخت موٹے ہیں ان کے دل کسی بات کو قبول کرنے کے لیئے تیار نہیں ہوتے۔ ساری برائیوں کی سرپرستی وہ کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مذہب اور عبادت سے بالا خیال کرتے ہیں۔ غربا کا مال کھاتے ہیں اور ظلم کی تلوار سے ڈرتے نہیں۔ الغرض امراء کسی شخص کی نصیحت کو سننے کے لیئے تیار نہیں۔

پس ایک طرف ان کی یہ حالت دوسری طرف وہ اپنے اعمال سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔ تیسری طرف وہ سب بدکاریوں کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے دنیا میں مکر اور فریب پیدا ہؤا۔ ان ہی کی وجہ سے ظلم اور فسادات پیدا ہوئے۔ ان ہی کی وجہ سے قتل اور خونریزیاں ہوئیں۔ ان ہی کی وجہ سے بالشویک ازم پیدا ہؤا۔ اس لیئے کہ امرا کے مظالم کا انتہائی نتیجہ یہ ہؤا کہ اس کے برخلاف ایک دوسری جماعت پیدا ہو گئی۔

پس ہم کو نہ صرف اپنے نفس کی حفاظت کے لئے بلکہ خود امرا کو ان گناہوں سے چھڑانے کے لیئے اور ان بدیوں کا قلع قمع کرنے کے لیئے ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ ہم ان بڑے لوگوں کو حق پہنچائیں۔ پیار سے محبت سے دلایل سے اسوہ حسنہ سے۔ بشارتوں سے اور انذار سے۔ بہرحال ہر رنگ مناسب اختیار کیا جائے تاکہ یہ قوم جو کہ نہ صرف خود تباہ ہو رہی بلکہ علماء کے بعد دوسروں کو تباہ کر رہی ہے۔ اس مصیبت سے آزاد ہو۔ بڑے لوگوں کو کہنا اور تبلیغ کرنی کوئی آسان کام نہیں۔ اور اگر ہم نے صرف ادنیٰ اور چھوٹے لوگوں کو سمجھاتے رہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بدی کی پرورش اس طرح ہوتی رہے گی۔ پس ایک ہی وقت میں ہم کو اپنے نفس اور علماء اور امراء اور دوسرے طبقے کے لوگوں میں کام کرنا ہوگا۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو بڑے لوگ جب دیکھیں گے کہ ان کو کوئی روکنے والا نہیں تو وہ پوری طاقت سے اپنے بداعمال میں مشغول ہوں گے۔ اس طرح سے نہ صرف وہ خدا سے دور ہوتے چلے جائیں گے۔ بلکہ وہ دنیا میں راستبازی اور امن کو مٹا کر اس کی جگہ بدامنی کو پیدا کرنے والے ہوں گے۔

تیسرے نمبر پر متوسط درجے کا طبقہ ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں وہ نہ زیادہ مال و دولت اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور نہ غربا ہیں۔ یہ لوگ بھی طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ یہ چونکہ اپنے آپ کو غربا میں شریک نہیں کرتے اور آمدنی کے وسائل وسیع نہیں رکھتے۔ اس لیئے وہ بھی ایسے ذرائع اختیار کرتے ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں وہ امرا کے طبقہ میں شریک ہوں۔ وہ ناجائز وسائل سے مالوں کو کھاتے ہیں۔ اور روپیہ پیدا کرنے کے لیئے ہر رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ حکام ہو کر وہ ظلم کرتے ہیں۔ رشوتیں لیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو شریعت کے مقام سے بلند خیال کرتے ہیں۔

اس کے بعد غربا کا طبقہ ہے اسلام کی جیسی اچھی بری تصویر انہی کے اندر پائی جاتی ہے۔ مگر یہ ایک طرف علماء کے ظلم کے نیچے دوسری طرف امرا اور متوسط ان کی گردنوں پر سوار اس لیئے تمام قتل و خون۔ ڈاکے چوریاں بدعنوانیاں ان ہی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ وہ کثرت ظلم کی وجہ سے ہر بات میں ایک ہوشیاری برتنے لگ گئے ہیں حتیٰ کہ عبادتوں میں بھی۔ اگر طاعون پھیر گئی تو نمازوں میں آنے لگ گئے۔ ورنہ کثرت کام کی شکایت کر دی۔ یہ علماء اور پیروں پر پورا یقین رکھتے ہیں اور ان کا یہی خیال ہے کہ وہ ان کی برکت سے جنت میں چلے جائیں گے۔ یہ علماء اور امرا کے اشارے پر لوگوں کو بعزت اور قتل تک کے لیئے تیار ہو جاتے ہیں۔ الغرض یہ لوگ بھی ایک سخت مصیبت میں ہیں۔

پھر یہی نہیں بلکہ مردوں اور عورتوں نوجوانوں کے نقطے سے سوسائٹی کے اندر نقص ہیں اور گناہ ان سب کو اندر ہی اندر گھن کے کیڑے کی طرح کھا رہا ہے۔ میرا مطلب یہ بھی ہے کہ باپ اور مائیں اخلاقی اجتماعی دینی گناہوں میں مبتلا ہیں اس لیئے آیندہ نسل کی تباہی کا خطرہ ہے پھر جو بچے ایسے والدین کے ہاتھ میں پرورش پائیں گے ان بچوں کے نزدیک مذہب کیا ہونا چاہیئے۔ میں ابھی سوسائٹی کے اندرونی مشکلات پر کچھ نہیں لکھنا چاہتا۔ بلکہ یہ کسی اور وقت کے لیئے چھوڑتا ہوں۔ پس اسلام کا اندرونی جسم سارے کا سارا زخمی ہے۔ اس اجمال کو جس قدر تفصیل سے چاہو بیان کر لو۔ ایک ہماری چھوٹی سی جماعت ہے اور اس کے سامنے اس سارے نظام کی اصلاح ہے یہ اصلاح لاکھوں روپے کو چاہتی ہے۔ یہ اصلاح لاکھوں آدمیوں کو چاہتی ہے۔ یہ اصلاح قوت قدسی کو چاہتی ہے۔ یہ اصلاح انسان کے تزکیہ نفس کی محتاج ہے۔ یہ اصلاح اتحاد اور امام کو چاہتی ہے۔ یہ اصلاح اپنے آپکو مٹا کر کام کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ میں کس چیز سے مثال دوں کہ ہماری کیسی حالت ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس کی صحیح کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ یہ لوگ جن کی اصلاح ہم چاہتے ہیں ہمارے نام سے بھاگتے ہیں ہمارے خلاف ان کو تعلیم دیجاتی ہے اور پھر ہمارے پاس اس قدر کثرت انسانوں کی نہیں کہ ہماری تعداد اُن پر اثر ڈال سکے۔ اس قدر مال نہیں کہ ہمارا مال ان پر اثر ڈال سکے۔ ہم اگر کسی حکومت کے ماتحت امن کے ساتھ رہتے ہیں تو ہم کو قومیت کے غدار قرار دیا جاتا ہے۔ ہم اگر دینی مسائل میں ان کو درست راستے کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ تو ہم کو کافر کہکر عوام کو ہم سے ڈرا دیا جاتا ہے۔ ہم اپنے گھروں میں آرام سے بیٹھ نہیں سکتے۔ یہ خیال کر کے کہ اگر یہ جہنم میں جاتے ہیں تو جائیں بلکہ ہم علی وجہ البصیرت ان کے لیئے دردمند ہیں۔

پس ایک طرف ہماری کمزوری۔ دوسری طرف ان کا بُعد اور اُن کی کثرت کام کی مشکلات سے ہم کو ڈرا رہی ہے۔ یہیں تک بس نہیں بلکہ ایک اور فرقہ پیدا ہو رہا ہے جو کہ اپنے آپ کو زیادہ مہذب زیادہ تعلیم یافتہ نئی روشنی کے دلدادہ خیال کرتا ہے۔ اس فرقہ نے تمام چیزوں کو جن کو پہلے چھپ کر کرتے تھے ان کو آزادی سے شروع کیا اور اسلام کی اس قدر توسیع کی کہ اب اسلام کا کوئی وجود باقی نہ رہا۔ یہ مصیبت پہلی مصیبت سے زیادہ یہ لوگ علماء کے اثرات سے تو نکلگئے۔ مگر یہ ایسے ذریعہ سے کہ پھر ان کے لیئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ اور انہوں نے اسلام میں بہت بڑی مصیبت پیدا کر دی۔

باقی آیندہ۔

دستخط شیخ محمود احمد از مصر

اِتحادُ المُسلمین

رُوئے زمین کے مُسلمانوں کو دینِ واحد پر جمع کرو

ہندوستان میں اسلامی کانفرنس کی ضرورت

مسلمانوں کو باہم متحد اور ایک ہو کر رہنے کی ہدایت قرآن مجید کے ذریعہ دی گئی تھی۔ اور ان کو متنبہ کیا گیا تھا کہ اگر وہ اعتصام بحبل اللہ کو چھوڑ دیں گے تو ان کی ہوا بگڑ جائے گی۔ اور آخر انہوں نے دیکھ لیا کہ خدا کی رسن کو چھوڑ کر وہ کس قعر مذلت میں جا گرے۔

عالم اسلام کا خونی منظر دیکھ کر خون کے آنسو نکل جاتے ہیں۔ دنیا کے کسی حصہ میں مسلمانوں کا وہ وقار اور شان جو بہ حیثیت مسلمان ہونے کے تھی باقی نہیں۔ چند پرانی حکومتوں کے کھنڈرات کو دیکھ کر بے شک بعض لوگ خوش ہو لیتے ہیں لیکن جو حقیقت آشنا ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کھنڈرات کی رہی سہی اینٹیں بھی ہل چکی ہیں۔

ہندوستان میں جو حالت ہو رہی ہے اس نے بعض لوگوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ

اجتماع ملّت اور تنظیم اسلامی

کی آواز بلند کریں۔ ہمعصر مدینہ نے ہندوستان میں اسلامی کانفرنس کی ضرورت پر مضامین کا ایک سلسلہ جاری کیا ہے اور وہ بجا طور پر چاہتا ہے کہ ہندوستان میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد کرے

مسلمانوں میں اتحاد کی صورت پیدا کرے

خیال بہت مبارک اور تجویز نہایت ضروری ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ کیا معزز ہمعصر عصر حاضرہ کے علماء سے یہ توقع کر سکتا ہے کہ وہ عقائد کی جنگوں کو ختم کر کے صلح کا علم بلند کر سکیں گے۔

ہندوستان میں ایسی ایسی مصیبتیں مسلمانوں پر آئی ہیں کہ ان کے تصور سے بھی روح کانپ جاتی ہے۔ اور وہ ختم نہیں ہو گئی ہیں۔ مگر یہ علم و فضل کا دعوےٰ کرنے والی ہستیاں ان مصیبت کی گھڑیوں میں مصروف پیکار رہی ہیں۔

کیا ملکانوں کا فتنہ ارتداد کوئی معمولی فتنہ تھا؟ لیکن اس میدان جنگ میں بھی اپنے اندرونی اختلافات میں مصروف رہنا شان علم سمجھا گیا۔

احمدی جماعت سے بڑھ کر کوئی اس اتحاد سے خوش

نہیں ہو سکتا جو اسلام اور مسلمانوں کی بہتری کے لیئے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے درمیان کیا جا سکے۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ اس سکیم میں آج تک ہندوستان کے مسلمان کامیاب نہیں ہو سکے۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا

ندوۃ العلماء اس غرض کو لے کر کھڑا ہوا کہ مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرے گا۔ مگر وہ خود علمائے سوء کے فتووں کا شکار ہو گیا۔ اور اس کے خلاف اس قدر شدت کی گئی کہ حیرت ہوتی تھی +

غرض اتحاد اور اجتماع کی آواز بلند کرنا بہت آسان ہے اور اس کی سکیم کا تخیل نہایت ہی خوش کن خواب ہے۔ مگر اس کا نتیجہ

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا

سے ظاہر ہے۔ دین واحد اور امر واحد پر جمع کرنا نہایت ہی مشکل کام ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی تائید خاص کے بغیر ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی مقصد کو لے کر آئے تھے اور آپ نے عملی طور پر یہ کر کے دکھا دیا۔ کہ جن لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی وہ سب کے سب خواہ کچھ بھی عقائد اول میں رکھتے تھے لیکن وہ ایک ہاتھ پر ایک مقصد کے لیئے جمع ہو گئے + مقلد غیر مقلد، شیعہ سنی نیچری وغیرہ سب کے سب بھائی بھائی ہو گئے۔ اور اب تک جو جماعت کا نظام قائم ہے وہ دوسروں لیئے نمونہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متحد کرنے کے لیئے ایک روحانی قوت کی بھی ضرورت ہے +

ہندوستان کے مسلمانوں کی کانفرنس مقصد اتحاد کے لیئے ہو نہایت مبارک خیال ہے مگر اس کی کامیابی سراسر موہوم ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب تک کسی مسلم اخبار نے اسکے متعلق (جہاں تک میرا علم ہے) تائید میں آواز نہیں اٹھائی +

ہندوستان کے مسلمانوں کا مستقبل اگر وہ دینی اغراض کے لیئے ایک نہ ہوئے نہایت خوفناک اور تاریک ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں سیاسی تحریکیں ناکام ہو چکی ہیں اور مسلمانوں کے اموال پر جس بے دردی کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے۔ اس نے آیندہ ان تحریکوں کے لیئے روپیہ کی فراہمی کے سوال کو خطرہ میں ڈالدیا ہے +

نہ صرف سیاسی تحریکوں کے لیئے بلکہ خالص مذہبی اغراض کے لیئے بھی جو تحریکیں جاری ہوئیں وہ بھی ناکام ہو رہی ہیں جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ اسلام کے تار اور بیانات اس امر پر کافی روشنی ڈال رہے ہیں۔ ان حالات میں ہمیں ہندوستانی مسلمانوں کا مستقبل صاف نظر آتا ہے +

معزز ہمعصر نے اس تحریک میں جہاں دوسری انجمنوں اور تحریکوں کا نام ہے وہاں سلسلہ احمدیہ کا بھی ذکر کیا ہے اور وہ تسلیم کرتا ہے کہ یہ جماعت اپنی تنظیم تعلیم اور جوش تبلیغ میں اس قدر ممتاز ہے کہ قابل ہے اعتنائی نہیں ہم عصر موصوف ہندوستان میں ہماری جماعت کی تعداد دو لاکھ بتاتا ہے۔ بہر حال تعداد کے سوال کو چھوڑ کر جس جماعت سے اس معاملہ میں سب سے زیادہ امداد کی توقع ہو سکتی ہے وہ یہی جماعت ہے۔ بشرطیکہ اس کانفرنس کے محرکین میں ایسے لوگ ہوں جو وسعت حوصلہ اور اسلامی درد اپنے پہلو میں رکھتے ہوں +

فی الحقیقت اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند متحد ہو کر اپنے مستقبل پر غور کریں۔ اور دشمنان اسلام جن ہتھیاروں کو لے کر اسلام پر حملہ آور ہوئے ہیں ان کے مقابلہ اور دفاع کے لیئے صحیح طریق عمل اختیار کیا جائے۔ میں اس سلسلہ میں کسی قدر وضاحت سے اپنے خیالات آیندہ اشاعتوں میں ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں +

تمام مسلم اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس تجویز کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے کوئی مفید راستہ اختیار کریں +

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ صاحبزادہ منور احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کو فرد جیجی میں بخار ہو گیا تھا۔ اب تک انہیں بخار ہوتا ہے۔ گو پہلے کی نسبت انہیں بہت آرام ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کامل اور شفائے عاجل عطا فرماوے +

۲۔ مولوی مبارک علی صاحب کے اعزاز میں سب سے اول مدرسہ احمدیہ کے طلبا کی طرف سے دعوت چاء دی گئی۔ اور خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا گیا۔ مدرسہ احمدیہ نے ایسے موقعوں پر ہمیشہ مسابقت کی ہے۔ اور اس کی یہ مسابقت تاریخ مدرسہ میں عزت سے یاد کی جائیگی۔ مولو مبارک علی صاحب کی قربانی ایک خاص رنگ رکھتی ہے۔ جنہوں نے ساڑھے تین سو روپیہ ماہوار کے قریب کی ملازمت کو اشاعت سلسلہ کے فرض کے قربان کر دیا۔ اور جو کچھ ان کی جیب میں تھا اسے بھی اپنے قیام لنڈن کے ایام میں سلسلہ کے لیئے خرچ کیا۔ مولویصاحب نے اپنی جوابی تقریر میں طلباء مدرسہ کو ضبط اور صفائی کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارتی تقریریں ہمیشہ اصلاح کا رنگ رکھتی ہیں اور یہی پاک مقصد آپ کے زیر نظر ہے۔ کہ جماعت ہر پہلو سے ممتاز ہو۔ قرآن مجید کے ساتھ آپ کے عشق و محبت کی یہ ایک ادنےٰ مثال ہے کہ آپ پر یہ امر بہت ہی گراں گزرتا ہے کہ تلاوت میں ذرا بھی غلطی ہو۔ اس کی طرف آپ خصوصاً توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کی طرف سے مولویصاحب کے آنر میں پارٹی دی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے انگریزی میں صدارتی تقریر فرمائی +

۳۔ چیچک کی شکایت ابھی تک باقی ہے۔

۴۔ ہر دو مدارس کے سالانہ امتحان شروع ہونے والے ہیں۔ انٹرنس کا امتحان ۱۲۔ مارچ ۱۹۲۵ء سے شروع ہو گا احباب تمام بچوں کی کامیابی کے لیئے دعا کریں۔ خادم قوم عرفانی کا بیٹا محمد داؤد بھی انٹرنس کے امتحان میں جا رہا ہے میں اپنے مخلص احباب سے اس کی کامیابی کے لیئے دعا کی درخواست کرتا ہوں +

ایک لاکھ کی تحریک

جماعت میں مخلصانہ جوش و ایثار

ایک لاکھ کی تحریک کو تین ہفتے کے قریب ہو گئے ہیں اس وقت تک جماعت میں جس جوش اور اخلاص سے کام ہو رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحم سے مدت معینہ کے اندر اس تحریک کا عملی نتیجہ ظاہر ہو جائے گا +

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۶۔ مارچ ۱۹۲۵ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت کے اس ایثار و قربانی کا حوصلہ افزا الفاظ میں ذکر فرمایا جو اس نے اس تحریک کا خیر مقدم کرنے میں دکھائی ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جماعت کو اس سے بہت بڑھ کر قربانیاں کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور آپ نے اپنی جماعت پر اعتماد ظاہر کیا۔ کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لیئے آمادہ ہے۔ اور کسی موقع پر پیچھے قدم انشاءاللہ نہیں ہٹائے گی۔ بلکہ آگے ہی بڑھائے گی۔ آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ التزاماً آپ ہر نماز میں ان لوگوں کے لیئے خصوصیت سے دعائیں کر رہے ہیں جو اس تحریک کے لیئے کام کر رہے ہیں۔ اور اس کو کامیاب بنانے میں کوشش کرتے ہیں + ہم عملاً یہاں اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ایک عرصہ سے حضرت خلیفۃ المسیح نمازوں میں بہت لمبی دعائیں کرتے ہیں۔

وہ افراد اور جماعتیں بہت ہی خوش قسمت ہیں جن کو ان دعاؤں میں شمولیت کی سعادت حاصل ہے۔ اور اگر ابھی تک کسی کو موقع نہیں ملا تو وہ اس وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیئے ہم کو کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھنا چاہیئے۔ ایسے احباب بھی ہیں جنہوں نے مطالبہ سے بہت زیادہ پیش کیا ہے۔ حقیقت میں اس راہ میں جو کچھ بھی انسان خرچ کرتا ہے وہ اسے کھوتا نہیں بلکہ مزید نفع کے لیئے بوتا ہے۔ نادان ہے وہ شخص جو سمجھتا ہے

کہ ہم اللہ کی راہ میں مال خرچ کرکے مفلس اور قلاش ہو جائیں گے اس قسم کے خیالات یقیناً شیطانی وسواس ہوتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے وقت ایسے خیالات شیطانی مواعید قرار دیئے گئے ہیں۔ غرض اس تحریک کو کامیاب بنانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور تین ماہ کا وقت اسی لیئے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ ہم سُست نہ ہوں اور وقت پر کام کرنے اور وقت پر پھل لانے کے نکتہ کو سمجھ لیں۔

جماعت کا قومی وقار اور قومی قربانی کا اعتماد ایک ایسی شئے ہے کہ اسے ہم ہر چیز سے عزیز سمجھتے ہیں اور سمجھنا چاہیئے۔ پس اسے قایم رکھنے کے لیئے ہم آگے بڑھنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرنا ہوگا۔ ۱۵- مئی ۱۹۲۵ء اس تحریک کا آخری دن ہے۔ اور ضرورت ہے کہ اس دن کے آنے سے پہلے ہم

ایک لاکھ جمع کردیں

جو ہمت بلند اور اخلاص فی سبیل اللہ کے سامنے کوئی چیز نہیں +

پنڈت شردھانند صاحب اور ہمارے شہید

شہادت کابل کے تازہ ترین واقعات کے متعلق جناب گاندھی جی کی رائے پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اسی سلسلہ میں پنڈت شردھانند جی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور حکومت کابل کے وزیر داخلہ کے اعلان پر من وجہ تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"گو اصلیت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ہزار پردے توڑ کر بھی اصلیت ظاہر ہو ہی جاتی ہے اگر اس کی دشمنوں کے ساتھ سازش کی کچھ بھی اصلیت ہوتی تو ان دونوں مردوں کو پہلے ہی کچھ سزا مل چکی ہوتی اور اس کے ثبوت بھی عوام کے پیش ہو سکتے پھر افغانستان کے انصاف کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے کہ دونوں کو سنگساری کے ذریعہ عدم آباد کو پہونچا کر اب ان کے خلاف بغاوت کی سازش کے ثبوت تلاش کیئے جا رہے ہیں"

آگے چلکر شردھانند جی نے مختلف علماء کے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"ہندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کو بالاتفاق قتل مرتد کے مسئلہ کو مسترد کرکے اعلان کر دینا چاہیئے کہ مذہبی آزادی کو چھیننا قرآن شریف کے منشاء اور احکام کے خلاف ہے۔

احمدیوں کے ساتھ آریہ سماج کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ اور اس لیئے میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ احمدیوں کے ساتھ کسی رعایت کی وجہ سے نہیں۔ آریہ سماج کے ساتھ اگر احمدیوں کا کوئی تعلق ہے تو اس کا ایسا تلخ تجربہ ہے کہ ان کے معاملہ میں ہرگز دخل نہ دیا جاوے۔ لیکن یہ تو سوال ہی اخ[illegible]

اخلاق کا ہے۔ اگر ایسے وحشیانہ قانون کے خلاف یک زبان ہو کر ساری آواز نہ اٹھائے تو جان لینا چاہیئے کہ انصاف کا خیال دنیا سے معدوم ہو گیا۔"

پنڈت شردھانند جی نے احمدیوں کے ساتھ جس تلخ تجربہ کا ذکر کیا ہے۔ میں اس کو تسلیم کرتا ہوں۔ آریہ سماج کی جایز مذہبی مخالفت جس قدر احمدیوں سے ہے اور کسی سے نہیں۔ اور خدا کا شکر ہے کہ احمدیوں نے اسلامی غیرت و حمیت کا ثبوت ہر میدان میں دیا ہے۔ اور انہوں نے دین فروشی اور راضی نامہ کی پالیسی کو مذہبی تبلیغ کے معاملہ میں گوارا نہیں کیا۔ باوجود اس تلخ تجربہ کے پنڈت شردھانند صاحب قرآن شریف کو بدنام کرنے والے علمائے سوء کے مقابلہ میں زیادہ وسیع الحوصلہ اور انسانیت اور اخلاق کی عزت کرتے ہیں۔

پنڈت شردھانند جی اور ان کے ہم خیالوں کو ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ اسلام امن اور آزادی کا مذہب ہے۔ وہ ہرگز مذہب میں کسی جبر اور قیود کو جایز نہیں سمجھتا۔ اسلام کی کھلی کھلی تعلیم اور اس کی روشن تاریخ دیوبندیوں کے تیرہ و تاریک خیالات عداوت کی تائید کرتی۔ یہ ظلم ہے جو ان ظالموں کے ہاتھوں سے

اسلام اور مسلمانوں پر ہو رہا ہے

اسلام ہرگز ایسی تعلیم نہیں دیتا + ہاں پنڈت شردھانند جی کا یہ خطرہ درست ہے۔ ان خیالات کے مولویوں سے وہ ہرگز امن میں نہیں رہ سکتے۔ اور ان کی جان و مال ایسے خود تراشیدہ خیالات کی زد میں ہر وقت خطرہ کے اندر ہیں +

کیتھولک حملہ عرب پر

صلیبی لڑائیوں میں کیتھولک پادریوں نے اسلام کے خلاف جو پارٹ پہلے لیا تھا وہ تاریخ اسلام کے اوراق میں خون سے لکھا ہوا ہے۔ عیسائی دنیا اپنی راہ میں سب سے بڑی روک اسلام کو سمجھتی ہے۔ کیا مذہبی حیثیت سے اور کیا سیاسی لحاظ سے۔ معلوم ہوا ہے کہ پوپ نے اشاعت عیسویت کے لیئے اسلامی ممالک پر حملے کی تبلیغی تیاریاں کی ہیں۔ اپنے جدید الاشاعت رسالہ میں اس نے اپنی تجاویز کا اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے قلب اسلام (عرب) میں عیسویت کی اشاعت کی پُر زور تیاری شروع کر دی ہے۔ ایک طرف عدن سے اوپر کی طرف عیسائی مشنری جائیں گے۔ دوسری طرف فلسطین سے نیچے کی طرف۔ ۱۹۲۳ء میں تین کروڑ پونڈ سے زیادہ اس مقصد کے لیئے جمع کیا گیا ہے۔

یہ امر ہماری جماعت کے لیئے خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح جب اٹلی میں تھے تو آپ نے پوپ کو اس کے گھر پر جاکر دعوت اسلام کا تہیہ فرمایا تھا۔ چنانچہ وہاں کے کثیر الاشاعت اخبار لا ٹربیونا کے نمائندہ کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا کہ میں

پوپ کو ہدیہ اسلام پیش کرتا

اٹلی میں قبولیت اسلام کے لئے مادہ موجود ہے۔ جبکہ پوپ اپنی طاقت کے ساتھ اسلام پر حملے کے لیئے کھڑا ہو رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے دارالسلطنت پر تبلیغی حملہ کیا جاوے۔ بے شک ہر جگہ ایسے مشنوں کے قائم کرنے کی ضرورت ہے مگر اب یہ مشن زیادہ تر ان اولوالعزم انسانوں کے ذریعہ قائم ہو سکتے ہیں جو اس بات کا انتظار نہ کریں کہ وہ سلسلہ کی طرف سے مامور ہو کر جاویں۔ اور ان کے اخراجات کا بار سلسلہ پر ہو۔ بلکہ میری رائے میں ایسے شخص جو دل میں اسلام کے لیئے درد رکھتے ہیں کھڑے ہو جاویں۔ اور دو دو تین تین ملکر چلے جاویں۔ جن میں دو تو پیشہ ور ہوں اور تیسرا مبلغ۔ وہ پیشہ ور بزرگ ان شہروں میں جہاں تبلیغی مرکز قائم کرنا مقصود ہو کام کریں اور مبلغ اپنے تبلیغی فرض کو ادا کرے۔ اور اس طرح جبر وہ اپنی ضروریات زندگی مہیا کرتے ہوئے

خدا کا پیغام دنیا کو پہنچائیں

دُنیا حق کے سننے کے لیئے تیار ہے ضرورت ایسے نفوس کی ہے جو اپنے نیک نمونہ سے دنیا کے قلوب کو اسلام کے لیئے تسخیر کریں + اور خالص خدا کی رضا کے لیئے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوں۔ وقت آ رہا ہے کہ دُنیا اس صداقت کو قبول کرے جس کے کچلنے کے لیئے ناعاقبت اندیش افغانی وحشی پتھراؤ کر رہے ہیں +

تازہ ترین خبریں

وائسرائے ہند لارڈ ریڈنگ چار ماہ کے لیئے ولایت جا رہے ہیں۔ وہ ۱۱- اپریل ۱۹۲۵ء کو ہندوستان سے روانہ ہوں گے۔ اور ان کے قایم مقام اس عرصہ کے لیئے لارڈ لٹن گورنر بنگال ہوں گے۔ وزیر ہند وائسرائے سے ہندوستانی معاملات میں ذاتی واقفیت چاہتے ہیں +

سیام میں مسلمانوں کو بدھ مذہب میں داخل کرنے کے لئے کی جو خبر بنگال کی جمعیۃ العلماء کے سکرٹری نے شائع کی تھی اور جس پر انبالہ کی مرکزی تبلیغ اسلام نے وفد بھیجنے کی تجویز کی تھی معزز ہمعصر ہمدرد نے اس کی تردید کر دی ہے کہ یہ سب باتیں غلط ہیں وہاں مسلمانوں کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے +

ٹرکی وزارت ٹوٹ گئی ہے۔ اور نئی وزارت عصمت پاشا کو مرتب کرنے کی دعوت دی گئی ہے +

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

اسلام دنیا کے لیئے پیام امن ہے

سر آرنلڈ نے حال ہی میں لنڈن میں ایک لیکچر اسلام اور مسیحیت پر دیا ہے۔ یہ لیکچر وہاں کی انجمن مشرق وسطی اور مشرق قریب کے زیر اہتمام ہوا۔ اسی موقعہ پر ڈاکٹر ٹیگے نے بھی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ نسل انسانی کی سلامتی اور دنیا کے امن کیلئے مسیحیوں اور مسلمانوں کا اتحاد سب سے ضروری ہے۔ اور کہا کہ

اسلام کا مدعائے اصلی یہ ہے کہ دنیا میں امن ہو اور امن کیلئے جو انجمن بنے اسکے لیئے۔ دنیا کے کسی قوم پرست ملک کی نسبت اسلام کی امداد بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ضروری ہے۔

حقیقت میں اسلام دنیا کیلئے پیام امن و رحمت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اسی مقصد کے لیئے ہے ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔

مسیحی دنیا کی نئی اپج

ڈاکٹر منگانا نے اس سے پہلے ایک سعی لاحاصل کی تھی کہ قرآن مجید کے رسم الخط سے ناواقفی کیوجہ سے ایک جدید قرآن مشتہر کرنے کا دعوے کیا۔ اور جب اسے جواب دیا گیا تو لاجواب ہو کر خاموش ہو گیا۔ اب پھر رائٹر کے ذریعہ یہ خبر شایع کی ہے کہ شام میں کوئی نیا قرآن ملا ہے جو عربی میں نہیں بلکہ شامی زبان میں ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ یہ جدید قرآن کی حقیقت کو کھولتا ہے۔ قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں ہوا ہے۔ اس جدید قرآن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انگریزی میں اسکا ترجمہ ہو رہا ہے۔ جب یہ قرآن دنیا کے سامنے مسیحی مشنری پیش کرینگے تو نہیں معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے کسطرح ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ اسلام اور قرآن مجید پر حملے کرنے کی بیہودہ کوشش کر رہے ہیں مگر اس سے مسلمانوں کو ایک سبق لینا چاہیئے کہ اب وقت آگیا ہے کہ وہ خدمت اسلام کیلئے کمربستہ ہوکر ہر قربانی کیلئے طیار ہوں۔

فرانسیسی لیڈی اور بدھ مذہب

جنوبی فرانس کی ایک لیڈی کئی سال تک تبت وغیرہ میں رہ کر آئی ہے اور وہ کہتی ہے کہ بدھ دھرم تمام دنیا کیلئے مفید ہے اور وہ اپنے وطن میں جاکر جنوبی فرانس میں مشرقی تعلیمی مرکز جاری کریگی۔ اہل یوروپ دراصل عیسویت سے بیزار ہیں اور وہ کسی دوسرے مذہب کی تلاش میں ہیں اگر اسلام کی اشاعت کے لیئے ہم مستقل کوشش کرتے رہیں تو غالب آنے والا یہی مذہب ہے جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔

پادریوں کی شرارت

کسی گذشتہ اشاعت میں پادری غلام مسیح کی کتاب کے متعلق ہمنے ایک نوٹ لکھکر مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی کہ ایسی دل آزار کتابوں کا بہترین انسداد یہ ہے کہ انکے معقول جواب دیئے جاویں۔ حکومت کے دروازہ کو کھٹکھٹانا درست نہیں۔

اب معلوم ہوا ہے کہ بنگال میں بھی ایک دل آزار کتاب ایک گال پر طمانچہ کھاکر دوسری پھیر دینے کے مبلغین نے شایع کی ہے جسکے خلاف بنگال کے مسلمانوں میں جوش پیدا ہو رہا ہے۔ یہ کتابیں مسلمانوں میں بیداری پیدا کرینگی اور ان میں مذہبی حمیت اور غیرت کے جذبات کو تیز کرنے کا موجب ہونگی۔ عیسائیوں کو چاہیئے کہ وہ خود اس قسم کے لٹریچر کو فوراً بند کردیں ورنہ اگر جواب میں ہم نے قلم اوٹھایا تو ان کیلئے مشکل ہو جائیگا۔ شیشہ کے مکان میں بیٹھکر دوسروں پر تیر پھینکنا سخت نادانی ہے۔

اسلام بنیان مرصوص ہے

ایک پادری نے جو ایران میں گذشتہ نصف صدی سے کام کرتا ہے۔ مشہور اسلامی دشمن رسالہ مسلم ورلڈ میں لکھا ہے کہ میں اسلام اور مسلمانوں سے ذاتی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں کہ اسلامی دیوار گرنے کو ہے۔

اس نادان کو معلوم نہیں کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکو دنیا کی کوئی طاقت ہلا نہیں سکتی۔ یہی وہ پتھر ہے جسکے متعلق مسیح نے کہا تھا کہ جسپر وہ گریگا اسے چکناچور کردیگا اور جو اسپر گریگا وہ ریزہ ریزہ ہو جائیگا۔ اب اسلام کی کامیابی کا عہد آرہا ہے اور قریب ہے کہ صلیب اور ایک مردہ لاش کے پرستار اپنی چھاتی پیٹتے ہوئے اس لعنتی لکڑی کو اپنے ہاتھ سے توڑ ڈالیں۔ یہ سب کچھ ہوگا اور ضرور ہوگا بشرطیکہ مسلمان اسپنے فرض تبلیغ اور حفاظت اسلام کو سمجھیں

شتابدی سے سبق

دیانند شتابدی جو آریہ سماج نے متھرا میں منائی ہے۔ ہمارے لیے ایک قیمتی سبق چھوڑ گئی ہے اس موقعہ پر ڈیڑھ لاکھ کے قریب آدمی جمع ہوئے تھے اور یہ کہنا بیجا نہیں ہوگا کہ کم از کم اس تقریب پر آریہ قوم نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماج کی تبلیغ و اشاعت کے لیے جسقدر جدوجہد کیگئی ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ڈیڑھ لاکھ کے قریب روپیہ انہوں نے غیر ممالک میں تبلیغ کیلئے جمع کیا ہے۔ آریہ سماج نے اپنے دائرہ تبلیغ کو اسوقت تک ہندوستان تک محدود رکھا ہے لیکن اب وہ یوروپ اور امریکہ میں بھی اسکو پھیلانا چاہتے ہیں۔ اور مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ آریہ سماج کے اصولوں کی تعلیم کو یوروپ قبول کرنے کو بآسانی طیار ہو سکتا ہے نیوگ اور تناسخ اور پردہ کا نہ ہونا اور آزادی یہ ایسی باتیں ہیں جو ان لوگوں کو پہلے ہی سے مرغوب ہیں۔ پس ہمارا کام اور ذمہ داری اس محاربہ میں اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

اور اسکے لیئے ایک ہی صورت ہے کہ ہم اپنے لٹریچر کو یوروپ اور امریکہ میں بکثرت پھیلائیں۔

اذان کی بندش اور عیسائی حکومت

علاقہ رونڈا سابق جرمن ایسٹ افریقہ) کے مقام کگاڑی میں سفید اقوام نے اذان کی بندش کا سوال اس بنا پر اوٹھایا کہ علی الصباح انکی نیند میں خلل آتا ہے لہذا ۸ بجے کے بعد اذان دیجایا کرے۔ جبکہ وہ لوگ بیدار ہو چکے ہوں۔ موذن نے اس حکم کی تعمیل سے انکار کیا جسپر وہ گرفتار کیا گیا اور حاکم نے امتناعی حکم جاری کر دیا۔ لیکن جب حاکم کو بتایا گیا کہ نماز کے اوقات مقرر ہیں اور انکو تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور اسطرح پر اذان کے اوقات بھی ناقابل تبدیل ہیں تو حاکم نے اپنے امتناعی حکم کو اوٹھا لیا اور موذن کو رہا کر دیا۔

یہ عیسائی حکومت کا کارنامہ ہے جو مذہبی آزادی کی اس حد تک قدر کرتی ہے۔ اور آزادی ضمیر کو اپنے آرام پر ترجیح دیتی ہے اور ایک مشرقی حکومت افغانستان کی ہے جو ایسے لوگوں کو سنگسار کرنے کیلئے جرأت کرتی ہے جو خدائے واحد کے پرستار ہیں اور سچے مسلمانوں کا نمونہ ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

وصیت نمبر ۲۱۴۰

میں عزیزاً بیگم زوجہ میاں محمد علی قوم شیخ ساکن موضع رام گڑھ تحصیل پھلور ضلع جالندھر کی ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات انگشتریاں طلائی ۔ جھمکیاں و منڈیاں طلائی بالیاں نقری
وغیرہ
مہر ۔ کل میزان المرقوم ۴ مارچ ۱۹۲۴ء

العبد گواہ شد
موصیہ عزیزاً بیگم محمد علی احمدی خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد
خاکسار علی محمد عفی اللہ عنہ انچارج صیغہ وصیت جماعت احمدیہ فیروز پور

وصیت نمبر ۲۱۹۶

میں حافظ سلطان احمد ولد بھنڈو قوم چاہل ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی آمدنی کے دسویں حصہ کے متعلق وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کیونکہ میں اسوقت مسجد مبارک میں خدمتگار ہوں اور ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ مجھے ملتی ہے یہ میری وصیت ماہ اگست ۱۹۲۴ء سے ہے۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ایسی ثابت ہو جو میری اس آمدنی سے نہ بنی ہو بلکہ کسی اور طریق سے مجھے مل جاوے۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
المرقوم ۲۴۔ اگست ۱۹۲۴ء

العبد
حافظ سلطان احمد خادم مسجد مبارک قادیان

گواہ شد
عبدالرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

گواہ شد
محمد عبداللہ محرر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقلم خود

دنیائے اسلام کا ہفتہ

کردستان کی بغاوت کی خبر جو گذشتہ اخبار میں شایع ہوئی ہے اسکے سلسلہ میں خبر آئی ہے کہ باغیوں نے خربوت کے علاوہ دیار بکر اور رواسیم پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ انکی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ستر ہزار سے تعداد متجاوز ہو رہی ہے۔ ترکی وزراء نے انسے جنگ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور ترکی ہوا باز ان پر بم گرا رہے ہیں۔ باغیوں نے فرغانہ اور دیار بکر کے والیوں کو قید کرلیا ہے۔

ایران میں حال میں قانون پاس کیا گیا ہے کہ کوئی سرکاری عہدہ دار ۵ سال سے زیادہ ملک سے باہر نہیں رہ سکتا۔ اسکے مطابق ایرانی وزیر ایران واپس آرہا ہے۔ وزیر موصوف کا داماد نادر مرزا سفیر مختار کے فرائض انجام دیگا۔

ایرانی حکومت نے جرمنی سے حال میں ایک جنگی جہاز خریدا ہے جو ایران کے ساحل پر پہنچ گیا ہے اسکے لنگر انداز ہونیکی جگہ کا نام پہلوی رکھا گیا ہے۔

کردستان کی بغاوت کو لندن کے سیاسی حلقوں میں مشکوک نظروں سے دیکھا جا رہا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ترک بغاوت کے بہانہ سے عراق کی شمالی سرحد کے گرد نواح فوجیں جمع کر رہے ہیں اور اسکا مقصد باغی کردوں کی سرکوبی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق جمعیۃ الاقوام کے وفد تحقیقات جمعیۃ الاقوام کے آئندہ اجلاس اور اتحادی حکومتوں کے رویہ کے ساتھ ہے۔

ابن سعود نے مکہ معظمہ میں ایک محکمہ احتساب قایم کرکے اعلان کیا ہے کہ اذان کی آواز سنتے ہی مسلمان مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے جمع ہوجایا کریں اگر مسجد الحرام کے قریب ہیں تو مسجد الحرام میں آئمہ اربعہ میں سے کسی ایک کے پیچھے نماز ادا کریں اور اگر وہ مسجد الحرام سے دور ہیں تو اپنے محلہ کی مسجد میں نماز باجماعت ادا کریں۔ دوکاندار اپنی دوکانیں پولیس کی حفاظت میں چھوڑ کر مسجدوں میں چلے جاویں جو شخص ایسا نہیں کریگا اوسے شرعی سزا دیجاویگی۔

خرطوم اور ام درمان میں بجلی کی روشنی کیجاویگی جسکے لیے حکومت سوڈان نے قاہرہ کی کہربائی کمپنی کے رکن لارڈ مسٹن کو اجازت دیدی ہے نیل ابیض پر بجلی گھر قایم کیا جائیگا اور ٹرامویے بھی جو ابتک سٹیم کے ذریعہ چلتی ہے آئندہ بجلی سے چلینگی۔

ٹیونس کے مسلمانوں نے فرانس سے اپنے حقوق کی آزادی کا مطالبہ کرنا چاہا تھا اور اسکے لیے اونھوں نے اپنے وفود فرانس بھیجے مگر نتیجہ خلاف امید نکلا۔ وہ فرانس جو جمہوریت کا حامی ہے ٹیونس کے مسلمانوں کو اپنی غلامی میں رکھنے پر مصر ہے ٹیونس کے مسلمانوں پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ دوسرے عالم اسلامی سے اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کاش مسلمانوں کو اتحاد کی ضرورت کا احساس ہوتا۔ افسوس ہے کہ اپنے بھائیوں سے تعلقات بڑھانا بھی (بشرطیکہ ایسا ہوتا) فرانسیسی سیاست میں جرم ہے۔

بہرحال ٹیونس میں حزب دستوری قایم ہو گئی ہے اور وہ حکومت فرانس کی سختیوں کو برداشت اور گیرکی پرواہ نکرتی ہوئی اپنا کام کر رہی ہے۔

ترغلول پاشا نے مصر کے اخبار سیاست پر ازالہ حیثیت عرفی کا

مقدمہ دائر کیا تھا یعنی تحقیقات ہوئی جیوری کا فرد جرم لگانیمیں اختلاف تھا عدالت نے غور کے بعد فیصلہ کردیا اور ملزم کو بری کردیا۔

ٹیونس میں دستوریوں پر یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ انکا بولشویکوں سے تعلق ہے اور اس تعلق کے ثابت کرنے کے لیے پولیس خانہ تلاشیوں میں مصروف ہے۔

کردستان کی بغاوت کے متعلق تازہ ترین خبریں مظہر ہیں کہ مجلس ملیہ ترکیہ نے دو لاکھ ترکی پونڈ اسکے فرو کرنے کے اخراجات کے لیے منظور کیے ہیں باغی رقبہ ۱۴۴ میل لمبا اور ۶۲ میل چوڑا ہے یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ بغاوت فرو ہو رہی ہے۔

ترکی حکومت کو آمادہ کیا جا رہا ہے کہ آیندہ ترکی تماکو کا ٹھیکہ کسیکو نہ دے بلکہ اس کاروبار کو اپنے ہاتھ میں رکھے۔

ممالک غیر کی خبریں

جرمنی کے صدر کی علالت آخر موت کا باعث ہوئی انگلستان میں اس وفات پر بہت رنج و ملال کا احساس ہوا ہے۔ شاہ انگلستان نے اپنے سفیر کی معرفت پیغام ہمدردی بھیجا ہے۔ حکومت برطانیہ نے بھی حکومت جرمنی کو پیغام تعزیت ارسال کیا ہے۔ فرانس نے صدر کے انتخاب کو مشکلات کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جنازہ نہایت شان سے اوٹھایا گیا ہے۔

کنیڈا اور اضلاع متحدہ امریکہ میں یکم مارچ ۱۹۲۵ء کو زلزلہ کا سخت جھٹکا محسوس ہوا۔ ایک گرجے میں دو سو آدمی یہ خیال کرکے جا پہنچے کہ قیامت آپہنچی ہے۔

فرانس کی وزارت جنگ کو معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں ایک ایسی ایجاد ہوئی ہے جس سے چند ہی گھنٹوں میں شہروں کے شہر تباہ ہو سکتے ہیں۔

ماسکو میں سویٹ حکومت نے زمینداروں کے خلاف جدوجہد شروع کی ہے۔ تجویز یہ ہے کہ انکو گھروں سے نکال دیا جاوے اور انکی جائدادوں پر قبضہ کرلیا جاوے۔

بغاوت کردستان کے فرو کرنے کے لیئے کہا جاتا ہے کہ عظمت پاشا بطور کمانڈر انچیف تشریف لے جائینگے۔

اکسیر الاجسام
یا
کیمیائے بدن

فاحفظہ فانہ من الاسرار المخفیۃ

چند دوستوں کی سفارش سے میں نے بفضل خدا ادویہ کا سلسلہ شروع کرنیکا مصمم ارادہ کر لیا ہے سب سے پہلے جس دوائی کو میں پیش خدمت ناظرین اخبار کرنا چاہتا ہوں وہ اکسیر الاجسام ہوگی جو اسرار مخفیہ میں سے ہے۔ بلا مبالغہ رفتہ طاقت کو واپس لانیوالی اور دوائی اسکے برابر دنیا میں کم میسر ہو سکیگی بلا ریب یہ ضعف ہضم کو زائل کر کے خون صالح پیدا کرتی ہے اور معدہ کو قوی بناتی ہے خواہ کتنی ہی مدت کا معدہ کمزور کیوں نہو۔ دودھ جسقدر بھی پیا جاوے ہضم ہو جاتا ہے۔ اگر چند دنوں کے کھانے سے چہرہ پر رونق آجاتی ہے مقوی اعصاب و اعضائے رئیسیہ اور محافظ حرارت غریزی ہے دماغ دل و جگر اور مثانہ کی طاقت کو بڑھانے میں اپنے اندر اعجاز رکھتی ہے۔ مثانہ کے تمام امراض اسکے استعمال سے فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔ اسکے کھانے کے بعد عمر بھر دیگر مقویات کی ہرگز ضرورت نہ پڑیگی یہ دوائی سیکڑوں اور ہزاروں کے خرچ سے سبکدوش کرنے والی ہے قیمت فی شیشی جسمیں فقط تین رتی دوائی ہوگی مبلغ دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہوگی بمقدار خوراک یک دانہ خشخاش سے ایک چاول تک ہو سکتی ہے پرچہ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ حاضر ہوگا۔

غیر شادی شدہ بغیر کسی معقول وجہ کے اس کے لئے ہرگز درخواست نکریں

ضروری گذارش

چونکہ اس دوائی کے اجزاء نہایت قیمتی اور سخت وقت طلب ہیں اس لیے جبتک میرے پاس کم از کم پچاس خواستگار نہ پہنچ جائینگی میں دوائی طیار نکر سکونگا اسکا یہ مطلب نہیں کہ قیمت بطور پیشگی بھیجی جاوے۔ بلکہ اس سے میرا منشاء محض درخواست خریداری سے ہے کیونکہ یہ دوائی دیگر اشتہاری ادویہ کیطرح نہیں ہے۔ یہ وہ دوائی ہے جو آجتک سینہ بسینہ چلی آئی ہے۔ جسکی تین رتی تمام عمر کیلئے کفایت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ علیم ہے میں نے (بمقابلہ فوائد اور محنت کے) اسکی قیمت کی تعیین میں کسی حد تک ایثار سے بھی کام لیا ہے۔ تمام درخواستیں موصول ہو جانے کے ایک ہفتہ بعد دوائی طیار ہو کر بذریعہ وی پی ارسال ہوگی۔ درخواستیں بنام منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل قادیان میں آنی چاہئیں۔

المشتہر
منیجر اکسیر الاجسام تراب منزل
قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

شاہی حاذق طبیب
حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب
خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے
مجربات

شفاخانہ فضل رحمانی میں وہی نسخجات طیار کیے جاتے ہیں جو شاہی حکیم حضرت مولوی نورالدین صاحب سابق طبیب ریاست جموں و کشمیر کے سالہا سال کے تجربہ میں آچکے ہیں۔ مریض کی صحت اور شفایابی کا دعوے بیباکی اور جرات ہے۔ شفا دینا محض اللہ تعالےٰ کا کام ہے ہاں ہم صرف اتنا ہی کہسکتے ہیں کہ جس مرض کا جو علاج حضرت مولوی صاحب موصوف کے عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے اسے ہم بھی استعمال کرتے ہیں اور نہایت نیک نیتی سے اجزائے نسخہ کو ترکیب دیتے ہیں ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حضرت حکیم صاحب موصوف کی یہ رائے ہے۔

> **حکیم نورالدین صاحب کی رائے۔**
> میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق میں اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اگر وہ تقوےٰ سے کام لیگا تو اسکو خود بھی اور اسکے باعث بہت لوگوں کو نفع پہنچے گا الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔ نورالدین۔

بااین ہمہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر مولوی صاحب مرحوم کے طرز عمل پر نسخہ طیار کر کے علاج شروع کریں گے آپ اگر خدا نخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہیں تو تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

مندرجہ ذیل ادویہ موجود ہیں۔

سرمہ زنگاری آنکھوں کے بہت سے امراض کیلئے مفید ہے۔ خصوصاً جالہ و پھولا و ڈھلکا مجرب قیمت فی تولہ دو روپیہ (عہ)

سرمہ نورالعین۔ آنکھوں کے اکثر امراض کے لیے مفید ہے جس میں بڑا جزو مروارید ہے۔ قیمت فی تولہ تین روپیہ (سے)

آتشک کی گولیاں قیمت فی ڈبیہ دو روپیہ (عہ)

آتشک کی بتیاں ۔ قیمت فی بتی چار آنہ (۴ر)

سفوف جریان (عورت کو ہو یا مرد کو) چند روز کے استعمال سے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

سفوف سوزاک ۔ قیمت ۱۲ خوراک چار روپیہ (للعہ)

حبوب باؤ گولہ (ہسٹیریا)
یہ گولیاں امراض باؤ گولہ (ہسٹیریا) میں از بس مفید ہیں بفضلہ تعالےٰ قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ آٹھ آنے (سے۸ر)

حب طحال قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ۴ر)

کھانسی کی گولیاں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ (عہ)

حب ضیق النفس قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ (سے)

مرض اٹھرا کی مجرب دوائی

یہ دوائی حکیم حاذق حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم کی کثرت سے تجربہ میں آئی ہے۔ اس سے صدہا عورتیں فائدہ اٹھا چکی ہیں۔ جن کے بچے بچپن میں اس مرض سے ضایع ہوئے ہیں یہ چند عدد کچھ گولیاں ہیں اور کچھ خاص قسم کی دم کی ہوئی اجوائن اور فلفل سیاہ ہوگی کل ادویہ کی قیمت پندرہ روپیہ (للعہ)

کثرت عیاشی اور غلط کاریوں کی وجہ سے ضایع شدہ قوتوں کی تلافی مافات کے واسطے حبوب اور طلاء کی قیمت چھ روپیہ

محصول ڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

درخواست میں اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ والسلام

المشتہر
منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان ضلع
گورداسپور پنجاب